



ملک کے لیے

انسانی حقوق کی تحریک کے لئے ایک نشان راہ

سمینا جین

ویڈیو قرار دیا گیا اور ایف۔ ٹی وی میوزک ایوارڈ کے لئے نامزد کیا گیا۔ ابھی بہت حال میں بریک تھرو نے اچھ آئی وی مایس کی ہم شروع کی جس کا عنوان تھا "واٹ کا سنڈ آف اے مین یو آر؟" عام لوگوں تک پہنچنے میں بریک تھرو کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس میں ہندوستان کے بڑے اہل افی گھرانوں سے ملنے والی حمایت اور مدد کا اہم رول ہے ملکہ دت نے کہا کہ ہم لوگوں نے ہندوستان میں ذرائع ابلاغ اور اصل دھارے کی تفریحی صنعت سے وابستہ لوگوں کے ساتھ جو پائزر شپ تیار کی ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ جیسے کہ "واٹ کا سنڈ آف مین آر یو" ہم میں میک کین اہلکسن اٹھانے بریک تھرو کی پوری ہم شروع کی تھی۔ اس کے بعد ہم لوگ انٹرنیٹ کے ذریعہ اور ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات میں علیحدہ کئے گئے وقت اور جگہ کے ذریعہ اس ہم کو پوری شدت سے چلا سکے۔ زبانوں میں اس ہم کو پھیلانے کے لئے ۲۱ سے زائد ٹی وی چینلوں ۱۱۵ اخبارات اور جرائد، ۵ ریڈیو چینلوں اور ۶ ٹیلی فونیکسوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔"

ہندوستان میں جہاں بریک تھرو کے پروگرام میں عوامی کلچر کے واسطے سے خواتین کے حقوق کو فروغ دینے پر ساری توجہ مرکوز کی جاتی ہے وہیں امریکہ میں بریک تھرو کے پروگرام میں ساری توجہ زیادہ تر عوامی مذاکرات کے ذریعہ نسلی انصاف اور تاریکین وطن کے حقوق کے بارے میں بیداری لانے پر مرکوز ہے۔ ستمبر ۲۰۰۶ میں بریک تھرو نے نیویارک ٹی وی میں ایک پبلک فورم کا انعقاد کیا جس میں امریکہ میں انسانی حقوق کی تحریک کی اہمیت پر غور کیا گیا تھا۔ اس فورم کا عنوان تھا "ہائی کانسٹریٹس امریکہ میں بیویوں کی آہٹیں؟" اس فورم کے انعقاد میں ۷۰ شخصوں نے کفالت کی۔ طلباء، سماجی انصاف کے لیڈروں اور مختلف فنون کا مظاہرہ کرنے والوں سمیت پورے امریکہ سے ۶۰۰ لوگ اس فورم میں شرکت کیلئے آئے۔ اس فورم کے مقررین میں ایسٹنی انٹرنیشنل یو ایس اے کے آئی کیو نیوڈائرکٹری لیری کاس اور امریکن رائٹس

صنعتی توسیع کے اس دور میں جب مغرب اور مشرق گھلے مل رہے ہیں یہ بات اکثر کانوں میں پڑتی رہتی ہے کہ امریکی کمپنیوں نے ہندوستان میں اور ہندوستانی کمپنیوں نے امریکہ میں اہل افی دفاتر کھولے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ مختلف براعظموں میں سماجی تہذیبی کو فروغ دینے والی غیر منافع بخش تنظیمیں بھی اس معاملے میں چھپے نہیں ہیں۔ نیویارک اور دہلی میں اہل افی دفاتر سے اپنا کام کاج چلانے والی انسانی حقوق کی ایک تنظیم بریک تھرو کی بانی ۳۵ سالہ ملکہ دت نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دونوں دفاتر ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ اور اس تنظیم کے اصل مقصد کو تقویت پہنچاتے ہیں جو یہ ہے کہ عالمی سطح پر انسانی حقوق کو فروغ دیا جائے۔ ملکہ دت نیویارک میں واقع اپنے دفتر سے کام کرتی ہیں لیکن ہر سال چار مہینے ہندوستان میں بھی گزارتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ دونوں ممالک میرے لئے خصوصی دلچسپی کا باعث ہیں کیوں کہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر انسانی حقوق کا تحفظ کرنا اور انہیں فروغ دینا مقصود ہے تو یہ کام امریکہ اور ہندوستان میں لازمی طور پر کامیاب طریقے سے کرنا ہوگا۔ ذاتی سطح پر بھی مجھے امریکہ اور ہندوستان دونوں سے دلچسپی ہے جس کا ایک سبب میری اپنی اہل افی امریکن کے طور پر وہی ہر شے کا باعث بھی ہے۔" ملکہ دت نے ۱۹۹۹ میں ذرائع ابلاغ، تعلیم اور عوامی ثقافت کے توسط سے انسانی حقوق کو فروغ دینے کیلئے اپنی تنظیم "بریک تھرو قائم کی تھی۔"

ہندوستان میں عام آدمی تک پہنچنے کی ایک موثر راہ عوام میں مقبول تفریح بھی ثابت ہوئی ہے۔ بریک تھرو کا پاپ اہل مان کے منیجر ہے: خواتین کے خوابوں کا ایک اہم (ورجن ریکارڈس) ۲۰۰۲ میں پانچ مہینے تک قومی چارٹ پر سر فرسٹ رہا۔ اس کے ٹائٹل کا نغمہ شھما گل نے گایا تھا جو ایک ایسی عورت کی گہنی کہانی پر مبنی ہے جس نے اپنے مار پیٹ کرنے والے شوہر کو چھوڑ کر فرک ڈرائیور کی زندگی اختیار کر لی۔ ۲۰۰۱ کے اسکرین ایوارڈ میں اس اہم کو بہترین اہل افی پاپ میوزک

ایٹ ورک کے ہائی اگزی کیوٹو ڈائریکٹر مری بیٹھ میکس ویل شامل تھے۔

بریک تھرو کے انسانی حقوق کے طریقہ کار کو صدارتی حلقوں تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔ ستمبر ۲۰۰۶ میں دوسری سالانہ کنٹین عالمی ترقیب میں جن ۱۰ مہمات کی نشاندہی کی گئی ان میں ایک بریک تھرو کی "ویلیو ٹیلیویژن" مہم بھی ہے۔ جس میں یہ دکھانے کے لئے شروع کی گئی تھی کہ انسانی حقوق کا احترام کرنے والی شخصیات اور آزاد میگزین پالیسیاں تمام امریکیوں کے لئے سود مند ثابت ہو سکتی ہیں۔ ملکہ دست کو امریکہ کے سابق صدر بل کلنٹن سے سرٹنی ٹی کیٹ آف کٹ منٹ بھی ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہماری ویلیو ٹیلیویژن مہم کو صدر کلنٹن سے ملنے والی شناخت تمہارتی اور تفریحی صنعتوں میں اپنے پارٹنروں تک رسائی حاصل کرنے کی ہماری کوششوں کے لئے بہت اہم ہے۔ امریکہ میں اگر انسانی حقوق کا مقصد حاصل کرنا ہے تو بہت مضبوط اتحاد بنانے کی ضرورت ہوگی۔"

ہندوستان اور امریکہ میں عوامی پالیسی اور عوامی ثقافت کا ملنا بناتے ہوئے بریک تھرو انسانی حقوق کے بارے میں ایک ایسے طرز عمل کو اپنانے کی پائل کر رہی ہے جس کا مقصد رسمی قسم کے طرز عمل کو چیلنج کرنا موجودہ سماجی روایتوں کی چھان پھنگ کرنا اور بالآخر اس طریقہ کار پر اثر انداز ہونا ہے جس میں افراد، برادریاں اور اقوام ایک دوسرے سے تعامل کرتی ہیں۔

سمیٹا جین نئی دہلی میں رہتی ہیں اور امریکی فری لانس مصنفہ ہیں۔

کوثر کے لئے زندگی کی نئی امید



ہندوستان میں گریسٹوں کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جس کو ایچ آئی وی مایڈس سے متاثر ہونے کا خطرہ لاحق ہے کیوں کہ بہت قدیم سماجی رسم و رواج پر عمل اور بیماری اور واقفیت کے فقدان کی وجہ سے یہ عورتیں جنسی طور پر تھل ہونے والے کنٹین سے محفوظ رہنے کے طور طریقے سے رسائی حاصل نہیں کر سکتیں۔ ایسی ایک عورت تین بچوں کی ماں کوثر خاں ہیں جنہیں ان کے شوہر نے ایچ آئی وی مایڈس سے متاثر کیا اور اس کے بعد وہ انہیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔

کوثر خاں علاج کے لئے جس اسپتال میں گئیں اس اسپتال نے ان کی مناسب دیکھ بھال نہیں کی۔ وہ کمزور اور نحیف ہوتی چلی گئیں اور اس طرح ذہنی پرانگی کی شکار ہوئیں کہ زندگی پر سے ان کی امید اٹھ گئی۔ سلوینش آری کی مدد سے یو ایس ایڈ کی طرح کوثر اور مینٹی اور تھانے میں ایچ آئی وی مایڈس کے ساتھ زندگی گزارنے والی دیگر تقریباً ۱۱۷۸ عورتوں تک پہنچا۔ یہ رضا کار تنظیم دیگر ۳۰۰۰ لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے اور ایسے لوگوں کی مخصوص ضرورتیں پوری کرتی ہے جو ایچ آئی وی سے متاثر لوگوں کے رفیق حیات اور بچے ہیں۔ کوثر کے پاس طبی علاج و معالجہ کے لئے پیسے نہیں تھے اس لئے ان کو ایک مقامی سرکاری اسپتال میں مناسب ایٹنی ریفر و وارنٹل علاج مرکز پر بھیجا گیا۔ ان کا فوری علاج ہوا اور ان کے سی ڈی فور کی گنتی بڑھ گئی۔ ان کی صحت فوری طور سے بہتر ہونے لگی۔ سلوینش آری نے ان کو زروزی کے کام کی ٹریننگ دی جس کے بعد کوثر ہر مہینہ ۲۰۰۰ روپے کماتے لگیں۔

آج کوثر اپنے ۲۰ سال کے بیٹے اور ایک بیٹی کے ساتھ زندگی گزار رہی ہیں۔ انہوں نے کام کی مناسبت سے تعلیم حاصل کی اور گھر بیٹھے ایچ آئی وی مایڈس کے مریضوں کی دیکھ بھال کی خدمات کی بھی تربیت حاصل کی۔ اب وہ مریضوں کے گھر جا کر ان کی دیکھ بھال کرتی ہیں اور ان کا حوصلہ بندھاتی ہیں۔ کوثر اب ایچ آئی وی مایڈس سے متاثر مریضوں خاص کر عورتوں کے حقوق کی حمایت میں زور شور سے آواز بلند کرنے والی وکیل بھی بن گئی ہیں۔